The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

اخلاقی انحطاط ،ہم جنسیت پر مبنی رویے اور عذاب الٰہی: قوم لوط کے تناظر میں

شگفتہ عمر

ہیومن رائٹس لاء، ریسرچ ڈائریکٹر ویمن ایڈ ٹرسٹ پاکستان

(shagufta.omar@iiu.edu.pk)

Abstract

The source of Islamic teachings lies in morality, and the violation of moral values leads to chaos and disorder in any society. When this chaos reaches an extreme, it makes the disbelievers, the arrogant, and the disobedient deserving of God's punishment. Allah has repeatedly mentioned in the Qur'an the destruction of past nations as a warning to the Ummah of Prophet Muhammad (PBUH) about the consequences of moral decay until the Day of Judgment. Among these nations, the people of Lot were punished severely for their extreme immorality, including homosexuality. Like other nations that were punished, the people of Lot not only rejected Prophet Lot's message and warnings, but they also caused him mental anguish and threatened to exile him from the land.

Allah specifically mentions in Surah Al-A'raf, Surah Hud, Surah Ash-Shu'ara, Surah An-Naml, Surah Yunus, and others, the rebuke of the people of Lot for their immoral acts. He records their responses to Prophet Lot, and details their ultimate fate, where they were destroyed by marked stones as a punishment. This highlights God's established practice that only the Prophet and those who believed in him were saved, while even Lot's wife, who remained loyal to her people's beliefs, was condemned to the punishment.

In this context, modern times have seen a resurgence of moral deviation, particularly in the form of homosexuality and same-sex marriages, which have now spread to two-thirds of the world. Efforts to normalize these practices began in the 17th and 18th centuries and, after going through various stages, homosexuality and same-sex marriages were recognized by the United Nations in 2011 as fundamental human rights for men and women. By 2015, all major UN agencies and 96 member states had declared their support for these practices. As a result of these institutional efforts, not only have homosexuality and same-sex marriages been granted legal and moral protection, but speaking out against or taking actions against them is now considered condemnable and punishable.

According to various research institutions, by 2018, same-sex marriages had been legally recognized in 25 major Western countries, including the United States. This paper will discuss

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

the immoral actions of the people of Lot, their consequences, and the global trend of advancing these actions in modern times, including legislation and potential outcomes.

خُلا صہ:

اسلامی تعلیمات کا سرچشمہ اخلاقیات میں مضمر ہے اور اخلاقی صفات کا پامال ہونا کسی بھی معاشرے میں فساد اور انتشار کا باعث بنتا ہے اور جب یہ فساد حد سےبڑھ جائے تو منکرین، متکبرین اور نافرمانوں کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنا دیتا ہے۔اللہ تعالیٰنے قرآن حکیم میں گزشتہ عذاب زدہ اقوام کا بصراحت تکرار کے ساتھ بیان فرمایا جس کا مقصد رسول اللہ□ کی امت کو قیامت تک ان تمام اخلاقی بگاڑ کے انجام سے باخبر کرنا تھا۔ قوم لوط کو منجملہ اور خرابیوں کے انتہائی درجے کی فحاشی، ہم جنس پرستی کی سزا میں دردناک انجام سے دوچار کیا گیا۔ ہر عذاب زدہ قوم کی طرح اس قوم نےبھی نہ صرف حضرت لوطؑ پر ایمان نہ لاتے ہوئے ان کی تنبیہات کو درخورد اعتنا نہ سمجھا بلکہ اس کے برعکس خود حضرت لوطؑ کو ذہنی اذیتوں سے دوچار کرتے ہوئے ملک بدر کرنے کی دھمکیاں دیں۔ اللہ تعالیٰنے خصوصاً سورۃ الاعراف، سورہ ہود، سورہ شعراء، سورہ نمل، سورہ یونس و دیگر میں قوم لوط کو ان کے فحش کاموں پر ملامت کی، ان کے حضرت لوطؑ کو دیے گئے جوابات کو نقل کیا، اور ان کے انجام کی تفصیل بتاتے ہوئےان پر نشان زد پتھروں کے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے اپنی سنت کا تذکرہ کیا کہ محض نبی اور ان پر ایمان ہلانے والے ہی اس انجام سے بچائے گئے حتیٰکہ حضرت لوطؑ کی بیوی اپنی قوم کے دین پر قائم رہی اور مستحق عذاب ٹھہری۔

اس تناظر میں، عصر حاضر میں اخلاقی بے راہ روی کی جو شکلیں بھر پور طریقے سے سامنے آئی ہیں ان میں ہم جنس پرستی اور ہم جنس شادیاں ہیں جو دو تہائی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہیں۔ اس ضمن میں انفرادی اور اجتماعی کوششوں کے تحت، جن کا آغاز ۱۷ویں اور ۱۸ویں صدی میں ہوا، مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے ہم جنس پرستی اور ہم جنس شادیوں کو اقوام متحدہ کے تحت ۲۰۱۱ء میں مردوں اور خواتین کے لیے ایک بنیادی انسانی حق کے طور پر تسلیم کر لیا گیا۔ اور ۲۰۱۵ء تک اقوام متحدہ کی تمام بڑی ایجنسیاں اور ۹۶ممبر ممالک اس کی حمایت کا اعلان کر چکے ہیں۔ ان تمام ادارہ جاتی کوششوں کے نتیجے میں ہم جنس پرستی اور پھر ہم جنس شادیوں کو نہ صرف قانونی اور اخلاقی تحفظ حاصل ہو چکا ہے بلکہ اس کے خلاف آواز بلند کرنے یا کسی بھی اقدامات کو قابل مذمت اور موجب سزا قرار دیا جا رہا ہے۔ مختلف تحقیقی اداروں کے مطابق۲۰۱۸ء تک ۲۵ اہم مغربی ممالک بشمول امریکہ میں ہم جنس شادیاں قانونی طور پر تسلیم کی جا چکی ہیں۔ زیر نظر مقالے میں قوم لوط کے حوالے سے فحاشی و بد کرداری کے اعمال، اس کے نتائج اور عصر حاضر میں ان اعمال کی طرف پیش قدمی

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

کے عالمی رجحان، قانون سازی اور ممکنہ نتائج کو زیر بحث لایا جائے گا۔

اسلام اور اخلاقی تعلیمات

اسلام کی تعلیمات کا سرچشمہ اخلاقیات میں مضمر ہے چنانچہ احکام اسلامی میں کسی چیز کی ممانعت میں جو علّت بنیادی حیثیت رکھتی ہے وہ اخلاقی قدر کا پامال ہونا ہے۔ جس معاملے میں کسی اخلاقی قدر کی پامالی شامل ہو جائے وہ روح اسلام کے مطابق جواز و استحباب کے دائرے سے نکل کر شجر ممنوعہ میں داخل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں چنیدہ اقوام اور افراد کے تاریخی حالات بیان کرتے ہوئے فرمانبرداروں پر اپنے انعامات کا ذکر اور منکرین اور نافرمانوں پر اپنے عذاب کا ذکر فرمایا ہے، اور اس کا ایک مقصد بتایا کہ ہم ان کے انجام سے سبق حاصل کرتے ہوئے اللہ کی فرمانبرداری اختیار کریں اور ان اسبابِ عذاب سے بچیں۔

عذابِ الہٰی کا قاعدہ:

لوگوں کے ظلم یعنی احکاماتِ الہٰی سے بغاوت عذابِ الہٰی کی وجہ بن جاتی ہے۔

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۙ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَ الْمُؤْتَفِكٰتِ- اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ-فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰـكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ [30]

کیا ان لوگوں کو اپنے پیش رؤوں کی تاریخ نہیں پہنچی، نوح کی قوم، عاد، ثمود، ابراہیم کی قوم اور مدین کے لوگ اور وہ بستیاں جنہیں الٹ دیا گیا(قوم لوط)۔ ان کے رسول ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے پھر یہ اللہ کا کام نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والےتھے۔
عذاب الٰہی کے اس قاعدہ کو سورہ ہود میں یوں بیان کیا گیا:

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ[31]

اور تیرا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ظلم سے تباہ کردے حالانکہ اس کے باشندے نیک عمل کرنے والے ہوں۔

اس قاعدہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جہاں کسی قوم کو مبتلائے عذاب کرنے کا ذکر فرمایا ہے، وہاں اس کا جرم بھی ساتھ ساتھ بیان کر دیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ ان کے شامت اعمال ہی کا نتیجہ ہے۔عذاب الٰہی کے اسباب میں کفر اور شرک کے ساتھ جتنے بھی عمل بیان کیے گئے ان کی بنیاد اخلاقی انحطاط ہی تھا۔ اللہ کے احکامات سے بغاوت، غیر منصف معاشرے، ظلم و تعدی، نااہل حکمران، فحاشی، ناپ تول میں کمی یعنی

[30] التوبہ۹: ۷۰
[31] ہود۱۱: ۱۱۷

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

اجتماعی دھوکہ دہی، لوٹ مار و دیگر۔

قوم لوط کا تعارف اور ان کے جرائم:

قوم لوط پر عذاب کا قرآن کریم میں متعدد مقامات پر صریحاً ذکر کیا گیا ہے جو کہ ایک فاسق و فاجر اور بدترین کافر قوم تھی، جن کے جرائم میں ان کی فحش حرکات، مسافروں، راہ گیروں کو لوٹنا اور اس گھناؤنے جرم، گناہ کا ارتکاب تھا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرتے اور فطری تقاضائے بشریت کے برخلاف عورتوں سے کوئی تعلق قائم نہ کرنا چاہتے تھے۔ حضرت لوطؑ نے اس قوم کو خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کے لیے دعوت دی اور انہیں حرام، فحش منکرات اور قبیح افعال سے روکا تو وہ اپنی گمراہی اور سرکشی میں مزید ہٹ دھرم اور جری ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر ایسا عذاب بھیجا جو دنیا والوں کے لیے مثال و عبرت ہوا۔

حضرت لوطؑ، حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے جو ان کےساتھ عراق سے نکلے اور کچھ عرصہ تک فلسطین اور مصر میں پھرتے ہوئے دعوت و تبلیغ کا تجربہ حاصل کرتے رہے۔ پھر پیغمبری کے منصب پر سرفراز ہوئے اور اس بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح پر مامور ہوئے۔ امام ابن کثیرؒ کے مطابق حضر ت لوطؑ سرزمین غورزعر کے شہر سدوم میں آ بسے تھے جو انتہائی سر سبز و شاداب علاقہ تھا۔ ان کی والدہ کا تعلق یہاں سے تھا اور یہاں ان کی زمین اور خاندان تھا۔[32]

سید ابو الاعلیٰمودودیؒ تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں کہ اس قوم کا علاقہ عراق و فلسطین کے درمیان واقعہ ہے جسے آج کل شرق اردنTransJordan کہا جاتا ہے (اس میں سدوم، عمورہ اور دیگر شہر شامل تھے) ۔ بائیبل میں اس کا نام سدوم بتایا گیا ہے جو بحیرہ مردار کے قریب تھا اور اب اس میں غرق ہو چکا ہے۔ تلمود میں لکھا ہے کہ سدوم کے علاوہ اس کے چار بڑے بڑے شہر تھے جن کے درمیان میلوں تک باغ ہی باغ تھے۔ مگر آج اس قوم کا نام و نشان دنیا سے بالکل ناپید ہو چکا ہے۔ صرف وہ علاقہ جسے بحیرہ مردار یا بحر لوط کہا جاتا ہے، اس کی یادگار کےطور پر باقی ہے۔ بحیرہ مردار یا بحیرہ لوط سطح سمندر سے 1425 فٹ نیچے ہے اور اس میں نمک کی مقدار اتنی زیادہ ہے کہ وہاں زندگی کے آثار معدوم ہیں۔ اس کے اردگرد گندھک، تارکول اور قدرتی گیس کے ذخائر بجلی گرنے اور زلزے کا لاوہ پھٹ پڑنے کے آثار دکھاتے ہیں۔ توراۃ اور بائیبل میں حضرتلوط ؑ کی قوم، جس کا صدر مقام صدوم (sodom) تھا اور عمورہ (Gomarrah)، پر عذاب کا بھی بیان ہے اور قوم لوطؑ کے عمل کو قابل سزا جرم بھی قرار دیا گیا ہے۔[33]

قوم لوط کی بے حیائی پر مبنی انتہائی قبیح عمل کا تذکرہ قرآن میں متعدد مقامات پر کیا گیا ہے:

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

32

33

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ-بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ[34]

اور لوطؑ کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا، پھر یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا ”کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا، تم عورتوں کو چھوڑ کر مَردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزر جانے الے لوگ ہو۔

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ-بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۔ قَالُوْا لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ۔[35]

کیا تم(دنیا کی مخلوق میں سے) مَردوں کے پاس جاتے ہو اور تمہاری بیویوں میں تمہارے رب نے تمہارے لیے جو کچھ پیدا کیا ہے اسے چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم لوگ تو حد سے ہی گزر گئے ہو۔ انہوں نے کہا اے لوطؑ! اگر تو باز نہ آیا تو جو لوگ ہماری بستیوں سے نکالے گئے ہیں ان میں تو بھی شامل ہو کر رہے گا۔

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ٘-مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ وَ تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ-فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ۔[36]

اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا جب کہ اس نے اپنی قوم سے کہا: ”تم وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا ہے۔ کیا تمہارا حال یہ ہے کہ مردوں کے پاس جاتے ہو، اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں برے کام کرتے ہو؟

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ-بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ۔[37]

اور لوطؑ کو ہم نے بھیجا۔ یاد کرو وہ وقت جب اس نے اپنی قوم سے کہا: ”کیا تم آنکھوں دیکھتے بدکاری کرتے ہو؟ کیا تمہارا یہی چلن ہے کہ عورتوں کو چھوڑ کر مَردوں کے پاس شہوت رانی کے لیے جاتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ سخت جہالت کا کام کرتے ہو۔

حضرت لوطؑ نے جب اپنی قوم کو اللہ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لانے اور ان فحش حرکات سے باز آنے کی تاکید کی تو انہوں نے نہ صرف آپ کی دعوت کو اس طرح ٹھکرایا کہ پوری قوم میں سے ایک آدمی بھی ایمان لانے کے لیے آمادہ نہ ہوا۔ بلکہ انتہائی درجہ کی بدکاریوں میں مشغول رہے اور انہیں نازیبا کلمات سے ذہنی اذیت دیتے رہے۔ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر قوم لوط کا اپنے پیغمبر کی دعوت پر رد عمل بیان کیا ہے۔ مثلاً سورۃ الشعراء، سورۃ

34 الاعراف۷: ۸۰۔۸۱
35 الشعراء۲۶: ۱۶۵۔۱۶۷
36 العنکبوت۲۹: ۲۸۔۲۹
37 النمل۲۷: ۵۵

النمل، سورۃ الاعراف و دیگر۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ-اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ۔[38]

مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا" نکال دو لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے، یہ بڑے پاک باز بنتے ہیں"۔

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ۔[39]

انہوں نے کہا" اے لوط ! اگر تو باز نہ آیا تو جو لوگ ہماری بستیوں سے نکالے گئے ہیں ان میں تو بھی شامل ہو کر رہے گا"۔

حضرت لوطؑ کی قوم پر عذاب کا فیصلہ اور اس کا نقشہ:

حضرت لوطؑ کی قوم کے اپنے نبی کے ساتھ طرز عمل اور اپنے اعمال بد پر ڈھٹائی سے قائم رہنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر عذاب کا فیصلہ کر لیا اور اتمام حجت کے لیے اپنے فرشتوں کو بھیجا جو پہلے حضرت ابراہیمؑ کے پاس گئے ۔ انہیں حضرت اسحاقؑ کی خوشخبری سنائی اور ساتھ ہی حضرت لوطؑ کی قوم پر عذاب الٰہی کے فیصلے سے بھی باخبر کیا۔ جب یہ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوطؑ کے گھر پہنچے تو ان مہمانوں کے ساتھ قوم کے طرزِ عمل، حضرت لوطؑ کا بدستور اپنی قوم کو سمجھانے اور ان کی اپنے عمل قبیح کی کوشش پر اصرار نے ان پر حجت تمام کر دی۔ اور فرشتوں نے حضرت لوطؑ کو رات کے حصے میں اپنے خاندان کو لے کر بستی چھوڑنے کی تاکید کی تاکہ قوم پر آنے والے عذاب سے دور نکل جائیں جو علی الصبح ہونے پر وارد ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کا نقشہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پرکھینچا ہے۔

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًاؕ-فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ۔[40]

اور اس قوم پر برسائی ایک بارش، پھر دیکھو کہ ان مجرموں کا کیا انجام ہوا۔

(بارش سے یہاں مراد پانی کی بارش نہیں بلکہ پتھروں کی بارش ہے جیسا کہ دوسرے مقامات پر قرآن مجید میں بیان ہوا ہے)۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ۔ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَؕ- وَ مَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ۔[41]

پھر جب ہمارے فیصلے کا وقت آ پہنچا تو ہم نے اس بستی کو تل پٹ کر دیا اور اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائے جن میں سے ہر پتھر تیرے رب کے ہاں نشان زد تھا اور ظالموں سے یہ سزا کچھ دور نہیں ہے۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

38 النمل۲۷: ۵۶

39 الشعراء۲۶: ۱۶۷

40 الاعراف۷: ۸۴

41 ہود۱۱: ۸۲۔۸۳

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ[42]

تیری جان کی قسم اے نبی! اس وقت ان پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔ آخر کار پو پھٹتے ہی ان کو ایک زبردست دھماکے نے آ لیا۔ اور ہم نے اس بستی کو تل پٹ کر کے رکھ دیا اور ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھروں کی بارش برسا دی۔ اس واقعے میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو صاحب فراست ہیں۔

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا-فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً-وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ[43]

اور ان پر برسائی ایک بارش، بڑی ہی بُری بارش تھی جو ان ڈرائے جانے والوں پر نازل ہوئی۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے، مگر ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم بھی۔

عذاب الٰہی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی سنت یہ بھی رہی ہے کہ صرف انبیاء اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو ہی اس عذاب سے بچایا گیا ۔ حتیٰ کہ نبیِ وقت کے بیوی بچے یا کسی اور اہل خانہ کو بھی عذاب سے نجات نہ ملی۔ حضرت نوحؑ کی قوم پر جب عذاب آیا تھا اس وقت بھی پہلے ان کی بیوی حکم الٰہی کے مطابق پیچھے رہ جانے والوں میں تھی اور پھر ان کا بیٹا کنعان عذاب الٰہی سے بے پرواہ ہو کر حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار نہ ہونے پر موجوں کی نذر کر دیا گیا۔ اور حضرت نوحؑ کو یہ باور کرایا گیا کہ وہ تیرے اہل میں سے نہیں تھا کیونکہ وہ ایمان نہیں لایا تھا۔ یعنی ایمان ہی وہ قدر مشترک ہے جو درحقیقت مومنوں کے باہم تعلق میں فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت لوطؑ کے عرصہ دراز ایمان کی دعوت اور فحش حرکات سے باز رکھنے کی کوششوں کے باوجود ان کی قوم کا ایک فرد بھی ایمان نہ لایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس عذاب سے ہم صرف لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو بچائیں گے۔ مگر سنتِ الٰہی کے تحت لوطؑ کی بیوی بھی عذاب کی مستحق قرار پائی۔ کیوں کہ وہ بھی اپنی قوم کے دین پر تھی اور حضرت لوطؑ کے پاس آنے والے مہمانوں کے بارےمیں اپنی قوم کے لیے جاسوسی کرتی تھی۔

چنانچہ حضرت لوطؑ کو اپنے گھر والوں کے ساتھ بطریق احسن اس بستی سے نکال کر ایک پاکیزہ زندگی عطا فرمائی گئی، جس کا تذکرہ سورۃ الاعراف، ہود، الحجر، الشعراء، النمل، العنکبوت، الصافات اورالقمر میں کیا گیا ہے۔ امام ابن کثیرؒ کے مطابق حضرت لوطؑ جب اپنی بستی سے نکلے تو ان کے ساتھ صرف ان کی دو صاحبزادیاں تھیں۔[44]

حضرت لوطؑ کی بیوی کے پیچھے رہ جانے اور عذاب الٰہی کا مستحق قرار دیے جانے کا تذکرہ صراحتاً ہر جگہ قوم لوطؑ کے حالات اور انجام کے ضمن میں کیا گیا ہے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ﳓ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ[45]

---

42 الحجر۱۵: ۷۲۔۷۵

43 الشعراء۲۶: ۱۷۳۔۱۷۵

44

45 الاعراف۷: ۸۳

آخر کار ہم نے لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو بجز اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی، بچا کر نکال دیا۔

سورہ ہود میں ذکر ہے کہ فرشتوں نے اپنی آمد کا مقصد بتاتے ہوئے کہا:

قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَؕ-اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْؕ-اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُؕ-اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ[46]

فرشتوں نے اس سے کہا کہ ’اے لوطؑ! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں، یہ لوگ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ پس تو کچھ رات رہے اپنے اہل و عیال کو لے کر نکل جا۔ اور دیکھو تم میں سے کوئی شخص پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے۔ مگر تیری بیوی(ساتھ نہیں جائے گی) کیوں کہ اس پر بھی وہی گزرنے والا ہے جو ان لوگوں پر گزرنا ہے۔ ان کی تباہی کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے اور صبح ہوتے اب دیر ہی کتنی ہے‘

سورۃ الحجر میں بھی لوطؑ کی بیوی کے لیے اس فیصلے کا مقدر ہونا بتایا گیا ہے:

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ ۙ-اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ۔[47]

سوائے اس کی بیوی کے جس کے لیے(اللہ فرماتا ہے کہ) ہم نے مقدر کر دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہے گی۔

اسی حقیقت کو پھر سورۃ النمل، العنکبوت، الصافات و دیگر میں بھی دہرایا گیا ہے جس سے بدکرداروں کےساتھ دلی تعلق کو ایک مستوجبِ عذاب عمل ٹھہرایا گیا ہے۔

حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کے مستحق عذاب الٰہی ہو جانے کی وجہ بتاتے ہوئے تمام افراد کو اس بات پر متنبہ کرنا مطلوب ہے کہ کسی نیک بندے کی رفاقت یا تعلق، حتٰی کہ انبیاء کے ساتھ رشتہ داری بھی انکار الٰہی اور قبیح اعمال کے باعث عذاب سے نہ بچا سکے گی۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی بہت خوبصورت وضاحت سورۃ التحریم میں فرمائی ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍؕ . كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ[48]

اللہ کافروں کے معاملے میں نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کو بطور مثال پیش کرتا ہے۔ وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں مگر انہوں نے اپنے ان شوہروں سے خیانت کی اور وہ اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آ سکے۔ دونوں سے کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلی جاؤ۔

---

46 ہود۱۱: ۸۱
47 الحجر۱۵: ۶۰
48 التحریم۶۶: ۱۰

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

امام ابن کثیرؒ اور سید ابو الاعلیٰمودودیؒ دونوں نے لکھا ہے کہ یہ خیانت اس معنی میں نہیں تھی کہ وہ بدکاری کی مرتکب ہوئیں۔ کیونکہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کسی نبی کی بیوی فاحشہ ہو بلکہ خیانت اس معنی میں ہے کہ انہوں نے ایمان کی راہ میں حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کا ساتھ نہ دیا، بلکہ ان کے مقابلے میں دشمنانِ دین کا ساتھ دیتی رہیں۔[49]

قرآن کریم اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ تمام عذاب زدہ اقوام کے جرائم اور انجام بیان کرنے کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی امت کو اور قیامت تک ان کی آنے والی نسلوں کو ان تمام اخلاقی بگاڑ کے انجام سے باخبر کرنا تھا۔ قوم لوطؑ پر عذاب الٰہی کے نزول کا سبب ہم جنس پرستی تھا جس کے لیے اللہ تعالیٰنے فرمایا کہ اس قبیح فعل کا ارتکاب اس سے پہلے کسی قوم نے نہیں کیا۔ لیکن انسانی فطرت سے اغماض برتتے ہوئے شیطانی ترغیبات کے نتیجے میں دنیا نے پھر اس دائرے میں قدم بڑھائے۔ انفرادی اور اجتماعی بدکاری

ہم جنس پرستی اور ہم جنس شادیوں کا تاریخی پس منظر:

مغربی ذرائع کے مطابق ہم جنس تعلقات تمام قدیم تہذیبوں میں پائے جاتے تھے جن میں یونان، روم، فارس، جاپان، چین اور یورپی اور امریکی نوآبادیاتی مقامی آبادیاں شامل کی جاتی رہیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ یونان اور اس کے بعد کی تمام تہذیبوں میں ہم جنس پرستی کی موجودگی کو اس کے جواز اور ہر معاشرے میں اسے تسلیم کرنے اور روا رکھے جانے کے حوالے سے کرتے ہیں۔ مگر اس تاریخی پس منظر میں قدیم ترین شاندار تہذیب میسوپوٹیمیا کا ذکر نہیں کرتے جو۸۰۰۰ ۔ ۲۰۰۰ قبل مسیح کے دوران سمیرین، اسیرین، اکیڈین اور بابیلونینن تہذیبوں کے مختلف ادوار پر مشتمل تھی۔ جہاں تقریباً ۲۵۰۰ قبل مسیح میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ اپنا وطن 'ار' (عراق) کو چھوڑ کر نکلے تو حضرت ابراہیمؑ نے فلسطین کو اپنا مسکن بنایا اور حضرت لوطؑ کو شرق اردن (سدوم، عمورا اور دیگر شہروں) کے علاقے میں آباد کیا اور یہیں وہ قوم بستی تھی جو دیگر غیر اخلاقی بے راہ رویوں کے ساتھ ہم جنس پرستی میں مبتلا تھی۔ انہیں اللہ تعالی نے بار بار تنبیہ کی اور پھر ان کے باز نہ آنے پران پرایسا عذاب بھیجا کی ان کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔

توراۃ اور بائیبل میں حضرتلوطؑ کی قوم، جس کا صدر مقام صدوم (sodom) تھا اور عمورہ (Gomarrah) پر عذاب کا بھی بیان ہے اور قوم لوط کے عمل کو قابل سزا جرم بھی قرار دیا گیا ہے۔ مغرب کی جدید تاریخ کو دیکھا جائے تو قرون وسطی (Dark ages/Middle ages) نشاۃ

49

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

ثانیہ (Renaissance) اور روشن خیالی (Enlightenment era) کے تمام ادوار میں ہم جنس پرستی سے متعلق یہودیت اور عیسائیت کے تحت ان قوانین کا طلاق ہوتا تھا اور حضرتلوطؑ کی عذاب زدہ بستی سدوم کے نام کی مناسبت سے Sodomy Laws کے تحت ہم جنس تعلق پر سزائے موت تھی۔[50] 18 ویں اور19ویں صدی میں ہم جنس پرستی پر مبنی روّیۓ حتی کہ مردوں اور عورتوں کا لباس و دیگر امور میں مشابہت اخ کرنا بھی قابل سزا اور معاشرتی طور پر ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔[51] لیکن انقلاب فرانس کے بعد کیتھولک ممالک میں سدومیت (ہم جنس پرستی) کے خلاف قوانین کا خاتمہ کر دیا گیا۔ 1791میں فرانس وہ پہلی ریاست تھی جس نے ان قوانین کا خاتمہ کیا[52]۔ بعد ازاں رفتہ رفتہ دیگر یورپی ممالک میں ان قوانین کا خاتمہ ہونے لگا۔ اگرچہ یہ عمل تقریباً ڈیڑھ صدی پر مشتمل تھا کیونکہ انگلینڈ ، جرمنی اور دیگر کئی ممالک میں 19ویں صدی کے اختتام تک ہم جنس پرستی پر سزائے موت، قید اور دیگر سزائیں موجود رہیں۔ 20ویں صدی کے وسط میں gays کی اجتماعی انجمن سازی ، مزاحمتی تحریکوں اور قوانین کی منسوخی کے مطالبات کے نتیجے میں امریکہ اور مختلف یورپی ممالک میں Gay Rights کے نام سے قانونی اور معاشرتی تحفظ کی جدوجہد شروع ہوگئی.[53] مغرب کے مخصوص پس منظر میں 20ویں صدی کے وسط میں جب آزادی اور مساوات کی تحریک نے زور پکڑا تو 1960سے1970کی دہائی میں پہلے امریکہ میں جنسی انقلاب وقوع پذیر ہوا جو جلد ہی دیگر 'ترقی یافتہ' اقوام میں پھیل گیا۔ اس تحریک و انقلاب نے مرد اور عورت کے درمیان شادی، ازواج کے درمیان جنسی تعلق ، خاندانی ڈھانچے اور اس سے متعلق رویّوں کے حوالے سے قائم شدہ روایتی تصورات کو چیلنج کیا۔ نتیجۃً 'محض شادی کے اندر جنسی تعلقات'، 'یک زوجیت کارشتہ' و دیگر غیر مطلوب رویے قرار دیئے گئے۔ اور شادی سے پہلے اور بعد 'آزادانہ جنسی تعلقات (free Sex)'، 'ہم جنسیت (homosexuality)'، 'فحش نگاری (pornography)'، 'مانع حمل ذرائع (contraceptives)' اسقاط حمل (abortion)' کو فلسفیانہ، سائنسی اور قانونی بنیادی فراہم کی گئیں۔[54]

---

[50] Leviticus (احبار 20:13)۔ 'اگر کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ جنسی تعلق رکھتا ہے جیسا کہ ایک عورت کے ساتھ کرتا ہے تو دونوں نے وہ کام کیا ہے جو قابل نفرت ہے۔ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ ان کا خون ان کے اپنے سر پر ہو گا۔'

[51]۔ بائبل کی کتاب استثناء (22:5) میں کراس ڈریسنگ کو ایک مکروہ فعل کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے: 'عورت کو مردوں کا لباس نہیں پہننا چاہیے اور نہ ہی مرد کوعورتوں کا لباس پہننا چاہیے، کیونکہ رب تمہارا خدا ہر اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو ایسا کرتا ہے۔'

[52] Jean-François Mignot, ***Decriminalization of homosexuality since the 18th century,*** April 29, 2024, *https://www.niussp.org/gender-issues/decriminalization-of-homosexuality-since-the-18th-century/*

[53]

Sexuality and Modernity, The Sexual Revolution of the 60s, available at: [54] http://www.isis.aust.com/stephan/writings/sexuality/revo.htm,. last accessed on 10.03.2013

خواتین میں ان حقوق کی جدوجہد کی مؤثر کوششوں کے نتیجے میں اس تحریک نے اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے خواتین کے حقوق کی عالمی تحریک میں نفوذ حاصل کیا اور خواتین کے لیے بنیادی حقوق تعلیم، صحت، ملازمت کے مواقع، تشددکا خاتمہ اور دیگر کے ساتھ، خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس منعقدہ بیجنگ میں ۱۹۹۵ء میں ہم جنس پرستی اور دیگر جنسی حقوق پر مطالبات کو شامل کر لیا گیا۔[55]

ہم جنس پرستی اور ہم جنس شادیوں کے جواز کیلئے نئی اصطلاحات کا وضع کیا جانا:

بیسویں صدی کی آخری دہائی میں ہم جنس پرستی کو جبلت اور طبیعیت کا میلان قرار دیتے ہوئے ایک عمل کے بجائے ایک رویّہ قرار دیا گیا اور اس کے لئے جنسی رجحان ((Sexual Orientation کی اصطلاح وضع کی گئی۔ نفسیاتی ماہرین نے جنسی رجحان کی تعریف اس طرح کی کہ 'یہ ایک پائیدار جذباتی ، رومانوی یا جنسی کشش کا نام ہے جوعورتوں کے مابین، مردوں کے مابین، مردوں اورعورتوں کی طرف یا اپنی جنس مخالف کی طرف ہو سکتی ہے'۔[56]

بعد ازاں 'کسی بھی طرف ایسا میلان نہ ہونا (asexual)' بھی جنسی رجحان کی ایک جہت قرار پائی اور 'جانوروں اور دیگر اشیاء' کی طرف بھی ایسے رجحان کی نشاندہی کی گئی۔

ان تمام گمراہ کن رویّوں کو عصر حاضر میں LGBTQ کا نام دے دیا گیا ہے۔ ہم جنس پرست افراد جو پہلے صرف homosexuals کہلاتے تھے، ان کی وسیع نمائندگی کیلئے پہلے LGB، پھر LGBT، LGBTI، اور LGBTIQ کی اصطلاحات استعمال کی جانے لگیں۔ LGBTکی بنیادی اصطلاح Lesbian (عورت اور عورت کے تعلق)، Gays (مرد اور مرد کے تعلق)، Bi-Sexual (دونوں جنس سے تعلق رکھنے والے) اور Transgender (اپنے شخصی میلان کی بنا پر مرد یا عورت کی جنس کواختیار کرنے والا فرد جو اپنی پیدائشی طور پر اعلان کردہ جنس سے غیر مطمئن ہو) کا مخفف ہے۔اس میں Inter sex (جنسی ابہام یعنی جنسی طور پر غیر متعین صفات کے ساتھ پیدا ہونے والا فرد) کا اضافہ بعد میں کیا گیا اور پھرQ کا اضافہ Queer یا Questioning کے لئے کیا گیا۔ یعنی اس میں مزید وسعت کی بھی گنجائش ہے اور یہ کہ کوئی فرد ابھی اپنی جنس کے بارے مطمئن نہیں ہے اور ابھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچا ہے۔

---

[55] Joke Swiebel, Open Edition Journals, Sextant, *Recognizing Gender and Sexuality at the United Nations, 2015*, pp. 25-41, https://doi.org/10.4000/sextant.2989

[56] American Psychological Association, *Understanding sexual orientation and homosexuality,* https://www.apa.org/topics/lgbtq/orientation

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

خواتین کے حقوق کے پس منظر میں جنس (sex) اور صنف (gender) میں تفریق کے مباحث میں جنس کو کسی فرد کی پیدائش کے وقت حیاتیاتی (Biological) قرار دیا گیا اور صنف (Gender) کو ایک کیفیت یا رویّے کا نام دیا گیا جو ایک فرد خود اپنے بارےمیں محسوس کرتا ہے یا معاشرہ اس سے کسی خاص کردار کی توقع رکھتا ہے۔[57]

اس تفریق کو جنسی رویّوں کے ساتھ ملا کر جنسی رجحان (Sexual Orientation) کے ساتھ صنفی شناخت (Gender Identity) اور صنفی اظہار(Gender Expression) کی اصطلاحات بھی سامنے آئیں جس کا مجموعہ SOGIE ہے (Sexual Orientation, and Gender Identity and Expression)[58]. اور اس تصور نے Transgender افراد کو نہ صرف سماجاً اور قانوناً تسلیم کرنے بلکہ سائنسی اور میڈیکل بنیادوں پر ان کی Self-Perceived Gender Identity کے مطابق مرد سے عورت اور عورت سے مرد بننے کیلئے تمام سہولیات فراہم کر دیں۔

چنانچہ ان تمام اجتماعی کوششوں کے نتیجے میں ہم جنس پرستی اور پھر ہم جنس شادیوں کو نہ صرف قانونی اور اخلاقی تحفظ حاصل ہو چکا ہے بلکہ اس کے خلاف کسی قسم کے اقدامات یا رویّوں کو قابل مذمت اور موجب سزا قرار دیا گیا۔ مزید برآں اقوام متحدہ کی جانب سے متعدد بار تمام ممالک کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے ممالک میں ہم جنس پرستی کے خلاف موجود قوانین کی تنسیخ کریں، نیز اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ تمام ممالک کو آخر کار ہم جنس پرستی اور شادی کےحق میں قانون سازی اور دیگر اقدامات اپنانے ہوں گے۔ کیونکہ اقوام متحدہ حقوق انسانی کے عالمی منشور برائے انسانی حقوق میں اپنی پے درپے کوششوں سے اس عمل کو اضافی طور پر ایک بنیادی انسانی حق کے

طور پر شامل کر چکا ہے اور بیشتر ممالک اس کی توثیق کر چکے ہیں۔[59]

ہم جنس پرستی اور ہم جنس شادی کیلئے قوانین کی تدوین اور نفاذ کیلئے اختیار کردہ طریقے اورعددی صورتحال :

[57] Acronyms, Initialisms and Abbreviations Dictionary, Vol. 1. Part 1. Gale Research Co., 1985, ISBN 978-0-8103-0683-7, Factsheet five, Issues 32-36, Mike Gunderloy, 1989

[58] SOGIE TERMS DESK AID *Sexual Orientation, Gender Identity and Expression,* https://ocfs.ny.gov/main/policies/external/

[59] Jill Dougherty (June 17, 2011). "*U.N. council passes gay rights resolution*". *CNN.* Retrieved September 20, 2018.

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

چند ایسے ممالک ہیں جن کے آئین کے تحت ہم جنس پرست جوڑوں کو قانونی تحفظ حاصل ہے اور ان کے خلاف کسی طور پر امتیاز نہیں برتا جا سکتا۔[60] جرمنی کے ایک اہم تحقیقی ادارے کے 30 ممالک سروے کے نتائج کی روشنی میں آبادی کے 9 سے 10 فیصد افراد ہم جنس رویوں میں ملوث پائے جاتے ہیں۔[61] دیگر ممالک نے مساوات اوع انسانی حقوق کی آڑ میں اپنے قوانین کو مرتب کرتے ہوئے اس تحفظ کی راہ نکالی۔ تاریخی تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ 20ویں صدی کے وسط سے ہم جنس پرستی کی تحریک اجتماعی طور پر مضبوط ہوتے ہوئے اور بتدریج پیش قدمی کرتے ہوئے اکیسویں صدی کے آغاز میں ہم جنس شادی کے آغاز پرمنتج ہوئی. نیدر لینڈ سے ۲۰۰۶ء میں آغاز کے بعد سے ۲۰۱۸ء کے اعداد و شمار کے مطابق ۲۵ ممالک میں قانونی تحفظ حاصل ہو چکا تھا۔ پیو ریسرچ سینٹر کے تحت جون ۲۰۲۴ تک ۳۰ ممالک میں ہم جنس شادی کو قانونی طور پر تسلیم کر کے مختلف معاشروں میں رائج کر دیا گیا ہے۔ ان ممالک میں برطانیہ، ویلز، امریکہ ، آسٹریلیا، جرمنی، فرانس، نیوزی لینڈ، فن لینڈ، مالٹا، کینیڈا، سپین، ڈنمارک، برازیل، ساوتھ افریقہ، بلجیئم، ناروے، سویڈن ، میکسیکو، ارجنٹینا، آسٹریا، سویٹزر لینڈ و دیگر شامل ہیں۔ اس حوالے سے اعداد و شمار کی تفاص انٹرنیٹ پر دیکھی جا سکتی ہے۔[62] گزشتہ دو دہائیوں میں اس سلسلے میں غیرمعمولی قوانین، پالیسز، رویے، اصطلاحات اور اقدامات دنیا کے منظر نامے پر ابھرے ہیں۔ مخالف جنس کے ساتھ فطری اورروایتی طریقہ زوجیت کے برخلاف ہم جنس تعلقات و شادی کو ایک عموم کے طور پر دنیا میں نافذ کرنے کیلئے ہمہ جہتی طریقے اختیار کئے جار ہے ہیں۔ ان رویوں اور طرز عمل کو ’انسانی حقوق‘ ’شہری حقوق‘، ’خواتین کے حقوق‘، ’انسانی مساوات‘ اور ’شادی میں مساوات‘ کے اصولوں اور قوانین کے لبادے میں آگے بڑھایا گیا۔ اعلی عدالتوں کے ذریعہ شادی کے قوانین میں تبدیلیاں کی گئیں اور ہم جنس پرستی کو جرائم اور سزا کے دائرے سے باہر نکالا گیا۔ فلسفیانہ بنیادوں اور قانونی کوششوں کے ساتھ ساتھ افراد کی ذہن سازی کیلئے نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں، فلم، ڈرامہ، ناولز کہ بچوں کے کارٹون پروگرام اور کرداروں کو بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔[63]

ہم جنس پرستی، ہم جنس شادی اور مختلف ممالک کے قوانین:

[60] UCLA, Carla Denly | June 27, 2016, *LGBT rights and protections are scarce in constitutions around the world,* at:http://newsroom.ucla.edu/releases/lgbt-rights-and-protections-are-scarce-in-constitutions-around-the-world-uclastudy-finds. last accessed on 24.01.2019

[61] Statista, LGBTQ+ worldwide - Statistics & Facts https://www.statista.com/aboutus/our-research-commitment

[62] PEW Research Centre, Same-Sex Marriage Around the World, Fact Sheet, June 28, 2024, https://www.pewresearch.org/religion/fact-sheet/gay-marriage-around-the-world/

[63] Papa pig Cartoon is an example Films and dramas examples

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

ہم جنس شادی کے مطالبات کے نتیجے میں بہت سے ممالک میں "دائمی رفاقت کے قوانین" (Partnership acts) منظور کئے گئے۔ جس کا مطلب ہے کہ جس طرح مخالف جنس کے افراد (Heterosexuals) رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر ایک جوڑے کی شکل میں رہتے اور مختلف سماجی، معاشی اور تمدنی حقوق سے بہرہ مند ہوتے ہیں اسی طرح ہم جنسیت پر حامل افراد بھی پارٹنر کی حیثیت سے خود کو رجسٹر کروا کر ملک کے سماجی، معاشی اور تمدنی حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم جنس شادی کو قانوناً تسلیم کئے جانے کے ساتھ خاندانی زندگی سے متعلق دیگر امور جیسا کہ خاندان یا گھرانے میں بچوں کی موجودگی کو ممکن بنانا تھا۔ چنانچہ ہم جنسیت پر حامل شادی شدہ جوڑوں کیلئے بچوں کو گود لینے(Adoption) کے قوانین کی منظوری کی جدوجہد شروع ہوئی اور شادی کے قانونی جواز کے ساتھ Adoption کی اجازت کا ملنا ہی مکمل کامیابی تسلیم کیا گیا۔[64] بعد ازاں Invitro Fertilization (IVF) (لیبارٹری میں نر اور مادہ خلیوں) کا ملاپ اور Surrogacy (کرائے پر رحم مادر کے حصول کے ذریعے) تولیدی عمل کو بھی اولاد کے حصول کا ذریعے بنایا جا رہا ہے۔ مغرب میں چونکہ ان طریقوں میں قانونی جواز کو اصل سمجھا جاتا ہے اور ان کے جائز یا ناجائز ہونے، نسب کی فکر اور رحم کے رشتوں کی حرمت جیسے اصول و تصورات ناپید ہیں اس لئے فطری نظام زوجیت اور تولیدی طریقوں میں مداخلت کو کامیابی سمجھتے ہوئے اسے اپنے معاشروں کے ساتھ تمام دنیا میں پھیلانے پر اصرارہے۔

ان تمام کوششوں اور اقدامات کے باوجود شادی میں برابری کی کوششیں کوتمام ممالک یا انسانوں کے نزدیک مکمل پذیرائی حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے بیشتر حصوں میں اب بھی ہم جنس شادیوں پر پابندی کے قوانین موجود ہیں۔ تقریباً 70 ممالک میں ہم جنس تعلقات کو جرم قرار دینے کا سلسلہ جاری ہے۔ دنیا LGBTIQ قبولیت کے حوالے سے پولرائزڈ ہے۔ مذہبی مزاحمت اور ہم جنس شادی کی تحریک پر وبائی امراض کے دریافت اور غیر دریافت شدہ اثرات کے بسبب بہت سے ممالک میں مخالفت ابھی مضبوط ہے۔

---

[64] Nancy Tresil, *The Fight for Legal Recognition of Same-Sex Parenting Rights in The Fight for Legal Recognition of Same-Sex Parenting Rights in The United States*, The Graduate Center, City University of New York, 9-2017, AcademicWorks@cuny.edu/ Helen M. Alvare, *Same-Sex Marriage and the "Reconceiving" of Children,* Case Western Reserve Law Review, 2014, Volume 64 Issue 3 Article 7/ Aparna Hyanki, *ADOPTION BY SAME-SEX COUPLES: STILL A TABOO?* International Journal of Novel Research and Development IJNRD, © 2024 IJNRD | Volume 9, Issue 4 April 2024| ISSN: 2456-4184 | IJNRD.ORG

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

انحراف کی ایک اور شکل ٹرانس جینڈرازم اسی تحریک کا شاخسانہ ہے۔ اس سے مراد ہے اس صنفی شناخت کا احساس جو پیدائش کے وقت تفویض کردہ جنس سے مطابقت نہیں رکھتا۔ یوں ٹرانس جینڈر مرد اور ٹرانس جینڈرعورت کی اصطلاح وجود میں آئی۔[65] باقاعدہ طور پراس اصطلاح کا استعمال 1960-1965میں شروع ہوا۔[66] یہاں جینڈریعنی صنف اور سیکس یعنی جنس کو دو مختلف چیزوں کے طور پر لیا گیا ہے۔ اس تعریف کے مطابق اگر کسی فرد کے رجحانات اس کی پیدائشی اور حقیقی جنس یعنی سیکس سے مختلف ہیں تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے رجحانات کی بنیاد پر اپنے آپ کو اسی طرح ظاہر کرے اور شناختی دستاویزات پر اسی طرح لکھوائے(اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں ہے۔ جرمنی کے تحقیقی ادارے کے تحت 2023 میں کیے گئے ایک عالمی سروے میں، 30 ممالک کے تین فیصد جواب دہندگان نے خود کو ٹرانس جینڈر، غیر بائنری/غیر موافق/جنسی سیال، یا کسی اور طریقے سے شناخت کیا۔

مالک جن میں ہم جنس پرستی یا ہم جنس شادی کی اجازت ہے

اب تک، دنیا کے 33 ممالک ہم جنس شادیوں کو تسلیم کرتے ہیں، اور 34 دیگر ہم جنس جوڑوں کے لیے شراکت داری کی کچھ شناخت فراہم کرتے ہیں۔ افریقہ میں، ہم جنس شادیاں اور سول یونینز صرف جنوبی افریقہ، اورچند فرانسیسی جزائرمیں قانونی ہیں۔ میکسیکو میں، کچھ دائرہ اختیار ہم جنس پرست جوڑوں کو شا کرنے کی اجازت دیتے ہیں، جبکہ دوسرے نہیں کرتے۔[67] ان میں سے بیشتر ممالک میں ٹرانسجینڈرزکو بھی سماجی اور قانونی حقوق حاصل ہیں اور وہ اپنی جنس اور نام بغیر کسی طبی مداخلت کے تبدیل کر سکتے ہیں۔

ممالک جن میں ہم جنس پرستی یا ہم جنس شادی کی اجازت نہیں ہے

ایک مشترکہ LGBTI حقوق ویب سائٹ کے مطابق 2019 میں 73 ممالک میں ہم جنس پرست سرگرمیاں غیر قانونی تھیں، جن کا تعلق زیادہ تر مشرق وسطی، افریقہ اور ایشیا سے تھا۔[68] 2023 میں ایسے ممالک 64 رہ گئے جن کے قوانین ہم جنس پرستی کو جرم قرار دیتے ہیں۔ ہم جنس پرست تعلقات کو مجرم قرار

---

[65] اس کا تذکرہ اصطلاحات کے ضمن میں کیا جا چکا ہے

[66] Dictionary.com, *Transgenderism Definition and Meaning*, https://www.dictionary.com/browse/transgenderism

[67] BBC News. Homosexuality: *The countries where it is illegal to be gay*, 31 March 2023, https://www.bbc.com/news/world-43822234/

[68] Equaldex, *Homo Sexual Activity*, http://www.equaldex.com/ , last accessed on 24.01.2019

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

دینے والے بہت سے قوانین نوآبادیاتی دور سے شروع ہوتے ہیں۔ اور بہت سی جگہوں پر، ان قوانین کو توڑنے پر طویل قید یا موت کی سزا ہو سکتی ہے۔ دولت مشترکہ کے 53 ممالک میں سے (سابق برطانوی کالونیوں کی تنظیم) 29 ممالک ہم جنس پرستی کو جرم قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ اصل برطانوی قوانین صرف مردوں پر لاگو ہوتے ہیں، لیکن آج ہم جنس پرستی کو جرم قرار دینے والے ممالک میں خواتین کے ساتھ جنسی تعلق رکھنے والی خواتین کے لیے بھی سزائیں ہیں۔"[69]

مسلم ممالک کی قانونی صورتحال:

مسلم ممالک میں مجموعی طور پر ہم جنسیت اور ہم جنس شادی غیر قانونی ہے ان ممالک میں الجیریا، مصر ، لیبیا، مراکش، سوڈان، تیونس، موریطانیہ ، لبنان، عمان، فلسطین، اردن ، شام، یمن، قطر، سعودی عرب، کویت ، متحدہ عرب امارات، بحرین ، ایران ، عراق، برونائی، انڈونیشیا ، ملائیشیا، بنگلہ دیش ، افغانستان، ترکی اور پاکستان نمایاں ہیں۔ ان تمام ممالک کے فوجداری قوانین کے تحت ہم جنس تعلقات قابل سزا جرم ہے۔ یہ سزائیں عموماً ایک سے دس سال یا عمر قید تک بھی ہو سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ مالی جرمانہ یا کوڑوں کی سزا بھی کچھ ممالک میں موجود ہے اور موت کی سزا بھی موجود ہے۔ انڈونیشیا میں جنس پرستی پر کوئی سزا موجود نہیں ہے۔ جنوبی سوڈان وہ واحد ملک ہے جہاں آئین میں ہم جنس شادی پر پابندی ہے۔ البتہ انڈونیشیا اور ترکی میں LGBT حقوق کو محدود طور پر تسلیم کیا گیا ہے لیکن ہم جنس شادی غیر قانونی ہے۔ جن ممالک میں ہم جنسیت کی قانونی سزا "سزائے موت"ہے ان میں ایران، سوڈان، سعودی عرب، یمن ، شام، عراق اور صومالیہ اور نائیجریا کے کچھ علاقے شامل ہیں۔ اگرچہ موریطانیہ، افغانستان ، پاکستان ، قطر اور متحدہ امارات میں بھی شریعہ لاء کے تحت سزائے موت دی جا سکتی ہے، لیکن اس پر کبھی عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔[70] پاکستان کے فوجداری قانون کے مطابق بھی غیر فطری جنسی تعلقات جرم تصور کیا جاتا ہے۔

اردن، ترکی ، انڈونیشیا، شام اور ایران میں ٹرانسجینڈرزکو قانونی طور پر طبی سرجری کے ساتھ تبدیلی جنس اجازت دی گئی ہے۔ دیگر مسلم ممالک میں ٹرانسجینڈرز کو کسی قسم کی قانونی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

---

[69] BBC News, *Homosexuality: The countries where it is illegal to be gay*, 31 March 2023, https://www.bbc.com/news/world-43822234

[70] World Economic Forum, *This is the state of LGBTI rights around the world in 2018, at:* https://www.weforum.org/agenda/2018/06/lgbti-rights-around-the-world-in-2018/. last accessed on 24.01.2019

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

خلاصہ مقالہ

LGBT حقوق کی جدوجہد ، ان کا حصول اور ہم جنس شادی کے قانونی نفاذ کے پھیلاؤ سے دنیا کے طول و عرض میں افراد اورممالک اس کی زد میں آتے جارہے ہیں۔ عالمی رویّوں کےاثرات پاکستان میں گزشتہ دہائی سے نسبتاً مربوط کوششوں میں منتج ہو رہے تھے۔ گزشتہ چند سالوں میں مخصوص پس منظر رکھنے والی فعالیت پسند خواتین نے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے 'عورت مارچ' میں ان سلوگنز کو برسرعام اور میڈیا میں انتہائی جرأت کے ساتھ پیش کیا۔ ہمارے معاشرے میں خنثیٰ (انٹر سیکس) اورخواجہ سرا(بنیادی طور پر مرد) افراد کو درپیش مسائل کو اجاگر کرنے اور ان کے حقوق کے تحفظ کی جدوجہد کے لئے تنظیم سازی شرو ہوئی اور ان تمام افراد کو ٹرانس جینڈر کا عنوان دے دیا گیا۔ پاکستان میں 2018ء میں منظور اور نافذ ہونے والے Transgender Persons (Protection) Actکے ذریعے سے ابہامات پیدا کر کے اس ایجنڈے کو پاکستان کے مسلم معاشرے میں آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ بہت سی تنظیمیں ٹرانس جینڈر زکے نام پر قائم ہوئیں جن کے اندر انٹرسیکس افراد کے علاوہ ہم جنس پرست اور زیادہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو ٹرانس (اپنی فطری جنس سے غیر مطمئن ہو کردوسری جنس اضتیار کرنے والے) کہتے ہیں اور اس وقت ملک میں کام کرنے والی بہت سی تنظیمیں ٹرانس جینڈر رائٹس کے نام سے ہی کام کر رہی ہیں۔ بیسیوں ایسی تنظیمیں ہیں جوکھلم کھلا ایل جی بی ٹی کے نام سے کام کرتی ہیں، اور انہیں میڈیا پر بھی اظہار خیال کا موقع ملنے لگا جو سوشل میڈیا کے دور میں ان کے لئے زیادہ سو مند ہؤا۔ حالانکہ ہم جنسیت کے حوالے سے اسلام کا موقف بہت واضح ہے یعنی سختی سے مذمّت ، احتیاطی تدابیر کا اختیار کیا جانا اور ارتکاب پرسزائیں تجویز کی گئی ہیں۔

زیر نظر مقالے میں متعلقہ گناہوں سے متعلق قرآن و سنت اور بعد ازاں فقہی آراء کی روشنی میں تجویز شدہ سزاؤں اور ان کی شرائط پیش کرنے کی تو گنجائش نہیں ہے البتہ غوروفکر کے لیے چند اہم نکات پیش کیے جا رہے ہیں۔کیا ظلم و ستم پر مبنی رویوں، معاشرتی عدم توازن و عدم عدل و انصاف، و دیگر رویّوں کے ساتھ یہ قبیح جرم موجودہ عذاب الٰہی کا موجب تو نہیں ہے؟

قرآنی حکم کے مطابق کھلے اور چھپے فحش افعال سے بچنے کے حکم پر ہم انفرادی اور مجموعی طورپر کس طرح عمل پیرا ہیں؟

کیا سنت الٰہی کے مطابق ایسے فتنے جن سے صرف مبتلا افراد ہی مامون نہیں رہیں گے، ہمارے اندر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے اضطراب پیدا نہیں کر رہا؟

کیا میڈیا کا ان موضوعات کو حسین بنا کر پیش کیا جانا ہمارے معاشرے کو مزید بے راہ روی کی طرف لے جانے کا ذریعہ نہیں بن رہا؟

کیا ہم اپنی قوم خصوصاً نوجوان نسل کے سامنے حیا اور ایمان کے باہم تعلق کا اظہار و یقین پیدا کرنے میں کامیاب ہوں گے؟

کیا ہم انہیں مقاصد نکاح، خاندان کی بنیادوں اور معاشرتی اقدار کا علم نہیں دیں گے؟

کیا ہم اپنے معاشرے، اپنی نسل کو ان فتنوں سے بچانے کے لیے کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا عزم مصمم کریں گے؟

اگر ہم احکام الٰہی کی مخالفت کرتے ہوئے یا اسے برداشت کرتے ہوئے ان نکات پر غور نہیں کریں گے تو اللہ کے اس فرمان کو یاد رکھیں:

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ[71]

اور اے قوم! میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کروا دے کہ جیسی مصیبت نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر واقع ہوئی تھی ایسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو۔اور لوط کی قوم (کا زمانہ) تو تم سے کچھ دور نہیں۔ ہود ۱۱: ۸۹

71